جہاں علماء نہ ہوں وہاں علم کیسے حاصل کریں؟

شیخ سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

اگر میرے ملک (یا علاقے) میں تاصیلی دروس[1] نہیں پائے جاتے ہوں تو میں کیا کروں؟ ہاں ایسے علماء کے دروس ہیں جو اونچے معیار کی کتابیں پڑھاتے ہیں؟[2]

جواب: سب سے پہلے (یہ جان لیں) کہ ہم اس زمانے میں ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے طلابِ علم کو عظیم نعمتوں سے نوازا ہے۔ انہیں میں سے علمی مجلسیں ہیں۔ اگر تمہارے ملک (یا علاقے میں) علمی مجلس پائی جاتی ہے کسی ربانی عالم کی یا طالبِ علم کی جو سنت میں معروف ہوں تو ان کی مجلس میں حاضر ہو، گرچہ جو کتاب وہ پڑھا رہے ہوں وہ تمہارے معیار سے اوپر کی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اہلِ علم کی مجلسوں میں عظیم فوائد ہیں اس کے علاوہ کہ اس میں علم حاصل کیا جاتا ہے۔ ان (فوائد) میں سے ہے کہ تم عالم یا طالبِ علم کا طریقہ اور ان سے ادب سیکھتے ہو۔ سلف صالحین رضوان اللہ علیہم کا مجالسِ علم میں جانے اور علماء سے علم حاصل کرنے کے مقصدوں میں سے یہ بھی ایک مقصد ہوا کرتا تھا کہ وہ ان سے طریقہ سیکھیں اور ان سے ادب لیں۔

---

[1] تاصیلی دروس سے مراد بنیادی دروس جن میں اصول اور قواعد پڑھائے جاتے ہیں۔

[2] سوال کا آخری حصہ (ریکارڈنگ میں) غیر واضح تھا اس لئے اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔

[3] ربانی عالم سے مراد وہ عالم ہے جس نے رب کی شریعت سے علم لیا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ربانی وہ ہے جس کے علم میں اللہ کے لئے اخلاص ہو، جو اللہ کے بندوں کے لئے نفع بخش ہو جو اپنے طلاب کی علمی اور اخلاقی تربیت کرنے والا ہو۔ علمی تربیت اس طرح کہ انہیں چھوٹے علم سے تعلیم دے کر بڑے علم کی طرف لے جائے جس طرح چھوٹے شیر خوار بچے کی تربیت ہلکی غذا سے کی جاتی ہے اس سے پہلے کہ اسے ثقیل غذا دی جائے۔ اسی طرح اخلاقی تربیت اس طرح کہ ان کے اخلاق اور طور طریقے پر دھیان دے اور انہیں اس پر نصیحت کرنے والا ہو۔ (مزید سنیں: من هو العالم الربانی؟: از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)

ان (فوائد) میں سے یہ بھی ہے کہ ان مجلسوں میں سے تم اپنے رفقاء اور ساتھی بناتے ہو جو تمہیں اللہ کی اطاعت اور طلبِ علم میں تمہاری مدد کرتے ہیں۔ ان (فوائد) میں سے یہ بھی ہے کہ تم (کچھ تو) علم ضرور حاصل کرلوگے۔

میرے پاس جامعہ اسلامیہ میں ایک نیا طالب علم آیا اور مجھ سے کہا کہ شیخ: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تم شیخ عبد المحسن العباد کے دروس میں مت حاضر ہوا کرو! (کیونکہ) شیخ عبد المحسن العباد کے دروس تمہارے معیار سے اوپر کے ہیں! میں نے اس سے کہا کہ یہ خسارے (نقصان) کی بات میں سے ہے کہ تم مدینہ آؤ اور پھر تم سے مدینہ کے عالم کا درس چھوٹ جائے؛ شیخ عبد المحسن العباد (کا درس)!۔ تم درس میں حاضر رہو اور جتنا تم سے ہو سکے اتنا تم اس علم سے فائدہ اٹھاؤ۔ تم ضرور فائدہ اٹھاؤ گے۔ تم شیخ کا طریقہ، ان کا ادب ان سے سیکھو، تم سوال جواب سنو گے اور تم اس میں خیرِ کثیر پاؤ گے۔ چھ مہینوں کے بعد وہ (طالب) پھر سے میرے پاس آیا اور کہا: جزاک اللہ خیرا۔ واللہ شیخ کا معیار! ماشاء اللہ تبارک اللہ۔ مجھے اب سمجھ میں آرہا ہے۔

توجو بھی معاملہ ہو، اگر تم درس پاتے ہو تو اسے لازم پکڑو۔ اگر مان لیا جائے کہ اس میں فائدہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ تم اہلِ سنت کی تعداد (اس میں) بڑھا رہے ہو اور ان کی قوت ظاہر کر رہے ہو ان کے ساتھ جمع ہو کر تو یہ فائدہ ہی کافی ہے۔ تو پھر کیا کہنا اگر اس سے عظیم فوائد وہاں حاصل ہو رہے ہیں۔ پھر اور بھی طریقے ہیں، اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ اس ملک میں کوئی درس نہیں پایا جاتا، (پھر بھی) آج یہ ممکن ہے کہ تم براہ راست دروس کے نشر (بروڈکاسٹ) کے ذریعے مدینہ میں بیٹھے کسی شیخ سے اسی وقت پڑھ سکتے ہو جبکہ تم دبئی یا کسی اور جگہ پر ہو۔ ہم مسجدِ نبوی میں پڑھاتے ہیں اور درس براہِ راست افریقہ اور امریکہ کے ملکوں میں اور تمام جگہوں پر نشر ہوتا رہتا ہے۔ وہ (طلابِ علم آن لائین) اسی وقت درس کو براہِ راست جاری رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگ اپنی حرص اور شوق میں، کہتے ہیں کہ ہمارے وقت کے مطابق درس کا وقت فجر سے دو گھنٹے پہلے ہوتا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ ان کا درس کبھی نہیں چھوٹتا۔ (وہ کہتے ہیں کہ) میں اٹھتا ہوں، درس سنتا ہوں، ریکارڈ کرتا ہوں، لکھتا ہوں جیسا کہ میں حلقہ علم میں بیٹھا ہوا ہوں!۔

وہ سنتا ہے جیسے درس میں بیٹھا شخص سنتا ہے، ٹھیک ویسے ہی اور یہ نعمت ہے اللہ عزوجل کی طرف سے۔ تم بیٹھو ہو مسجد رسول اللہ ﷺ میں بیٹھے لوگوں کے ساتھ اسی وقت (آن لائین) درس سننے کے لئے جیسے وہ درس سن رہے ہیں۔ اور یہ ایسی نعمت ہے جس میں انسان کو لاپروا نہیں ہونا چاہئے۔

اگر اس وقت درس نہیں ہو رہا ہے جس میں تم شیخ کے ساتھ بیٹھو تو تم ان دروس کے لئے حریص رہو (اور ان سے فائدہ اٹھاؤ) اور یہ دروس وللہ الحمد مختلف قسم کے ہیں۔ اور ان میں خیرِ عظیم ہے۔ یہ (ان لائین سننا) کیسٹوں سے پہلے ہیں (یعنی براہ راست سننا کیسٹوں سے سننے سے بہتر ہے)۔ کیونکہ ان سے یہ محسوس ہوگا جیسا کہ تم حلقہ علم میں ہو۔ لیکن میں ہمیشہ بھائیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ان آن لائیں دروس کے ساتھ ایسا معاملہ رکھیں جیسا کہ وہ حلقہ درس میں ہوں۔ جیسے ٹیک لگا کر نہ بیٹھیں یا بستر پر لیٹ کر درس نہ سنیں۔ بیٹھو! اپنے ساتھ کتاب رکھو، اس پر حاشیہ چڑھاؤ ایسے جیسا کہ تم شیخ کے سامنے ہو۔ کیونکہ اس میں زیادہ مستعدی ہوگی اور فائدہ حاصل کرنے میں زیادہ مددگار ہوگی۔ پھر اگر یہ طریقہ بھی میسر نہ ہو، جبکہ یہ والحمدللہ میسر ہے، مگر بحث کے طور پر اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ یہ طریقہ میسر نہیں ہے تو پھر کیسٹوں کے ذریعے علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آج تو کیسٹوں سے بھی زیادہ آسان ہو گیا ہے، کیونکہ آج آوڈیو ریکارڈنگ مختلف ویب سائیٹس پر موجود ہیں جن کے ذریعے تم درس سن سکتے ہو، درس کو دہرا سکتے ہو، جملے کو دہرا سکتے ہو اور عظیم فوائد حاصل کر سکتے ہو۔

میں کہتا ہوں کہ آج نہ معلم (استاذ) کے لئے اور نہ ہی طالبِ علم کے لئے کوئی عذر باقی رہا۔ (علم کا) دروازہ الحمدللہ کھلا ہے۔ تمہیں انٹرنیٹ سے کوئی نہیں روکے گا۔ تم بیٹھ کر لوگوں کو اس کے ذریعے سے تعلیم دو، تم بیٹھ کر اس کے ذریعے سے علم لو، لیکن: یہ علم دین ہے، تو تم دیکھو کہ تم اپنے دین کو کس سے لے رہے ہو! ہر نام والے سے نہیں سنا جاتا اور اگر تم معلم کو نہیں جانتے ہو تو اپنے ملک میں طلابِ علم سے پوچھو۔ کیا میں اس کا سنوں اور اس کی ریکارڈنگ یا آن لائین دروس سے پڑھوں؟ تو الحمدللہ (خیر کا) دروازہ کھلا ہے اور خیر بہت ہے۔

مصدر: دروس امارات۔ (سؤال : ماذا يصنع طالب العلم الذي ليس في بلده علماء)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد

أهل الأثر